وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ

سِرُّ الشَّهَادَتَیْن

قد طبع فی المطبع الکامل النفوع المنسوب الی المنشی نولکشور

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلئے موجود ہے۔ جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی بہت ارزان ہے اسکتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحے جو سادہ ہین انمین بعض کتب اخلاق و تصوف اُردو و فارسی کی درج ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودۂ کارخانہ سے قدردانوںکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اخلاق و تصوف اُردو

تہذیب النفوس از سید قمر الدین حسین تخلص بہ سخن۔

اوقات عزیزی از سید غلام حیدر خانصاحب

بستان تہذیب جس مین دس باب ہین اور ہر باب مین حکایات نصائح و اندرز کے بہ اندرز اخلاق و تہذیب آموزی مرتسم ہین مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی خان بہادر فیروز جنگ تخلص بہ رئیس والی ریاست محمد گڈھ و باسوادہ

ذخیرۂ سعادت بھامنی بلاس کی پستک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہے تہذیب اخلاق مین از لالہ لال جی۔

بحر الحقیقت اصلاح نفس از حسن

اکسیر ہدایت ترجمہ اردو کیمیائے سعادت از مولوی فخر الدین احمد

مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم عربی از مولوی محمد احسن صاحب۔

نجات المومنین - ذکر کرامات حضرت شاہ نجابت اللہ مؤلفہ حافظ سراج الیقین۔

باغ ارم ترجمۂ مثنوی مولانا روم از مولوی شاہ بستعان۔

تہذیب الاخلاق از مولوی نجم الحق۔

پیراہن یوسفی محشی ترجمۂ اردو نظم دفتر اول و دوم و سوم مثنوی مولانا روم از مولوی یوسف علی شاہ ملقب بانکے میان چشتی نظامی

ایضاً ترجمۂ اردو نظم دفتر چہارم و پنجم و ششم

رسالہ الخلاصہ تصانیف امام محمد غزالی از مولوی احمد علی رئیس قصبۂ منصور کاغذ سفید چکنا

تحفۂ سروری از مفتی غلام سرور لاہوری

کنز الاسرار ترجمۂ نظم اردو مثنوی شاہ بو علی قلندر از مولوی غلام حیدر صاحب گوپاموی

چشمۂ فیض ترجمۂ اردو پندنامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ ترجمۂ نظم پاکیزہ و عمدہ از مخمور کامل مولوی عبد الغفور خان بہادر

AsliAhleSunnet.com

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات

سر الشهادتين

قد طبع في المطبع الكانفوري المنسوب الى المنشي نولكشور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِعْلَمْ رَحِمَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَّ الْكَمَالَاتِ الَّتِيْ تَفَرَّقَتْ فِي

اُس کو جان کر جو کمالات اور خوبیاں جدا جدا

الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَدْ اُجْتُمِعَتْ فِيْ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اور پیغمبروں علیہم السلام میں تھیں سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اُعْطِيَ الْخِلَافَةَ كَمَا اُعْطِيَ اٰدَمُ وَدَاوٗدُ

بالکل یکجا جمع ہو گئیں چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف جیسے آدم ف اور داؤد ف

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْمُلْكَ كَمَا اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ

علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف جیسے سلیمان علیہ

السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْحُسْنَ كَمَا اُعْطِيَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

السلام کو ف اور حضرت میں حسن تھا ف جیسے یوسف علیہ السلام میں ف

وَاُعْطِيَ الْخُلَّةَ كَمَا اُعْطِيَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ

اور حضرت میں خلت تھی ف جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ف اور حضرت کو

الْكَلَامَ كَمَا اُعْطِيَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاُعْطِيَ الْعِبَادَةَ

خدا سے کلام ہوا ف جیسے موسیٰ علیہ السلام ف اور حضرت عابد تھے

كما أعطي يونس عليه السلام وأعطي الشكر كما أعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف اور حضرت بڑے شکرگزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات أخر من أنواع

نوح علیہ السلام ف بلکہ اس سے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے جیسا کہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف اور تصرفات ہر قسم کا اور سب سے بڑی محبوبی ف اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الأتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الٰہی ف اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبریٰ ف اور کافروں کے

مع أعداء الله تعالى إلى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف سوا اس کے ف اور کمالات جیسے علم

الوسيع والعرفان الأتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بےشمار اور بے سرکا عرفان ف اور قضیے فیصل کرنا ف اور فتویٰ دینا ف اور اجتہاد ف اور [illegible]

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف اور قرأت وغیرہ لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنی شہادت اور آپکی ذات میں اس کے حاصل نہ ہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آن حضرت صلے اللہ

عليه وسلم أنه لو استشهد في الحرب لأدى ذلك إلى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الإسلام واختلال الدين في نظر أعداءه ولو استشهد

ٹوٹ جاتی ف اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفاءه لم يشتهر

الگمان چپکے چپکے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے تو آپکی شہادت

۳ تنبیہ

AsliAhleSunnet.com

أمر شهادته بل ولا تمت الشهادة لأن تمام الشهادة أن

مشہور نہوتی بلکہ پوری شہادت ہی نہوتی اس واسطے کہ پوری شہادت اس کا نام ہے کہ

يقتل الرجل في الغربة والكربة وأن يعقر جواده ويبقى

آدمی مارا جاوے مسافری اور مشقت میں اور اُس کے گھوڑے کی کونچین کاٹ جاوین اور

جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير من أعزة

اس کی لاش میدان مین پڑی رہی اور اُس کے گردا گرد بہت لوگ باعزت

أصحابه وأقاربه وأن ينهب ماله وأن تؤسر نسائه

یاروں اور قرابتیوں کے مارے جاوین اور مال اُس کا لوٹا جاوے اور اسکی بیبیان اور یتیم لڑکے

وأيتامه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله

قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین صرف اللہ ہی کے واسطے ہون ف سو حکمت الٰہی اور اسکی کارسازی نے چاہا

تعالى أن يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته

کہ ملجاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمال مین بعد آپ کی وفات کے

وانقضاء أيام خلافته التي ثبتت في المغلوبية والمظلومية

و بعد گزرنے ایام خلافت کے کہ دنیا اور مظلومی اسکی مناسب ہین

برجال من أهل بيته بل بأقرب أقاربه وأعز أولاده ومن

بواسطہ بعضے مردوں اہلبیت کے بلکہ بواسطہ اُس شخص کے جو بہت ہی قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز اپنی اولاد مین

يكون في حكم أبنائه حتى يلحق حالهم بحاله ويندرج

اور جو بمنزلہ آپ کے بیٹوں کے ہو تا کہ ملجاوے اُن کا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو

كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء

اُنکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الٰہی بعد گزرنے

أيام الخلافة إلى هذا الالحاق فاستنابت الحسنين

دونوں خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب بنایا حسنین

AsliAhleSunnet.com

عليهما السلام مناقب جل هما عليه افضل الصلوات و
اور علیہما السلام کو نانا کے مقام پر آنحضرت برتر درود

التحيات وجعلتهما مرآتين لملاحظته وخدين لجماله
رحمت اور دونوں کو دو آئینے بنائے پر تو کمال محمدی کے ف اور دو رخسار ٹھہرائے جمال مصطفوی کے

ولما كانت الشهادة على قسمين شهادة سر وشهادة علانية
اور جوں کہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا ف

قسمت عليهما فاختص السبط الاكبر بالقسم الاول ولما
دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے ف پہلی قسم کے واسطے اور جو

كان امرها مستورا لم يظهر لها ذكر في الوحي ابهم امرها
تھی تھا جبرئیل علیہ السلام نے کبھی اسکو مذکور نہ کیا امر وہ تم اور جب شہادت

عند الوقوع ايضا حتى وقعت على يدى زوجته و
واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا یہاں تک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حالاں کہ

الزوجة من علائق المحبة دون العداوة وكل ذلك
بی بی علاقوں محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانه مبنى على السر والاخفاء ولذلك لم يخبر به النبي
اس واسطے ہوا کہ اس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلى الله عليه وسلم ولا امير المؤمنين رضي الله تعالى
بھی اسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے

عنه ولا غيرهما واختص السبط الاصغر بالقسم
عنہ نے ف اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف دوسری قسم

الثاني ولما كان مبنى امرها على الشهرة والاعلان انزل
کی شہادت سے ف اور جو بنا اسکی شہرت اور اعلان پر تھی

ف ۱ یعنی نانا کا کمال شہادت کمال ان دونوں آئینوں رسول امین شاہدہ ہو ۱۲ منہ
ف ۲ اور دونوں کو کیا جمیع جو کمال ہو ۱۲ منہ
ف ۳ یعنی جناب امام حسن علیہ السلام نے ۱۲
ف ۴ اور ابتداے اتنا ... ہی ۱۲
ف ۵ یعنی جناب امام حسین علیہ السلام ۱۲
ف ۶ یعنی شہادت ظاہری ۱۲

AsliAhleSunnet.com

أولاً في الوحي على لسان جبرئيل عليه السلام وغيره من

اول وحی میں زبان جبرئیل علیہ السلام وغیرہ

الملائكة ثم بتعيين المكان وتسميته فتعيين الزمان و

فرشتوں پر اسکا مذکور ہوا پھر تا شہادت جہ کے مکان کا ف اور اُس کا نام وقت اور تا شہادت کے وقت

هو رأس الستين ثم اشتهر أمره وأعلن ذكره على لسان

یعنی انتہائی سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اُسکا شہرہ ہوا اور برملا ذکر کیا

أمير المؤمنين كرم الله وجهه في سفره إلى صفين ثم لما

امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر میں ف۳ جب

وقعت واقعة الشهادة اشتهر أمرها لانقلاب التربة دما

واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اُسکا شہرہ اس طرح پر ہوا کہ مٹی خون ہو گئی

وامطار الدم من السماء وهتف الهواتف بالمراثي

اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے کہے

ونوح الجن وبكائهم وانطواف السباع حافظات لجثته

ف۴ اور نوحہ اور رونا جنوں کا اور گھومنا درندوں کا گرد آپکی لاش کے نگہبانی کے واسطے

ودخول الحيات في مناخر قاتليه إلى غير ذلك من أسباب

اور سانپوں کا گھسنا قاتلوں کے نتھنوں میں علاوہ اسکے اور بھی شہرت کے اسباب

الشهرة ليطلع الحاضرون والغائبون على وقوعها بل بانفاء

تھے تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہو جاویں بلکہ

البكاء والحزن المستمر وتذكر تلك الوقائع الهائلة

اس رنج والم کا اور مذکور رہنا ان مصائب دردناک کا

في أمته إلى يوم القيمة فقد بلغت نهاية الشهرة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں تاقیامت غرض اس ظاہری شہادت کا ہر طرح پر شہرہ ہو گیا امر شہادت کا۔

AsliAhleSunnet.com

فِي الْمَلَاءِ الْأَعْلَىٰ وَالْأَسْفَلِ وَالْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ

عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور آدمیوں میں

وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ إِذْ تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَةُ فَلْنَذْكُرْ

اور گویا اور خاموش میں ف جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اُسکا

مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْإِشَارَةِ إِلَىٰ مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدِّمَةِ

جو تعلق رکھتا ہے اس باب میں مع اشارہ ان مضامین کے کہ جسکا تمہید مذکور ہو چکا

فَنَقُولُ أَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سو ہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فَلَهُ وَجْهَانِ الْأَوَّلُ أَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهُ حُكْمُ الْابْنِ وَلِهٰذَا

اس دعوی کی دو دلیلیں ہیں اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی حکمت سے

يُعَدُّ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالثَّانِي التَّبَنِّي فَقَدْ

عیسی علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے ف ۲ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت نے دونوں کو متبنے کیا تھا

ثَبَتَ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا

ف ۳ چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں ف ۴

ابْنَايَ وَرَوَى أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ

میرے بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابو اسحق سبیعی سے ف ۵ انھوں نے

هَانِئِ ابْنِ هَانِئٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

ہانی بن ہانی سے کہ اُس نے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ

کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ

صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا

AsliAhleSunnet.com

سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَرُوْنِي

نام رکھا ہے اُسکا میں نے حرب فـ حضرت نے فرمایا بلکہ نام اس کا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا دکھلاؤ

اِبْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ

بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اس کا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قَالَ أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ قُلْتُ حَرْبًا قَالَ بَلْ هُوَ

حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اس کا نام

مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرَ

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے ان کے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنی شبر

وَشَبِيْرَ وَمُشَبِّرَ وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ

اور شبیر اور مشبر فـ اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے ابی معجم کبیر میں اور دارقطنی نے

فِي الْأَفْرَادِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ كُلُّهُمْ عَنْ عَلِيٍّ

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ وَأَخْرَجَ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَلْمَانَ

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا امام بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِثْلَهُ وَفِي الْقَامُوْسِ شَبَّرُ كَبَقَّمٍ وَشَبِيْرُ

رضی اللہ تعالی عنہ سے اور قاموس میں ہے کہ شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

كَقُمَيْرٍ وَمُشَبِّرُ كَمُحَدِّثٍ أَبْنَاءُ هَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے

كَوْنُهُمَا مِرْآتَيْنِ لِمُلَاحَظَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَجْهَيْنِ الْأَوَّلُ مِنْ جِهَةِ السِّيَادَةِ الْمُطْلَقَةِ فَقَدْ أَخْرَجَ

دو دلیل سے ثابت ہے اول جہت سیادت مطلقہ فـ چنانچہ روایت کی

AsliAhleSunnet.com

النسائی والرویانی والضیاء عن حذیفة وابو یعلی عن
نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ سے اور ابو یعلی نے

ابی سعید و ابن ماجة عن ابن عمر وابن عدی عن ابن
ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مسعود وابو نعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمر
مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضیٰ سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق سے

وجابر والبراء واسامة ابن زید ومالک ابن الحویرث
اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

والدیلمی عن انس وابن عساکر عن عائشة وابن عمر وابن
اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ و عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن

عباس وابی رمثة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنة وزاد ابن
کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے اور ابن

ماجة وغیرہ وابوھما خیر منھما وعند الطبرانی وابوھما
ماجہ وغیرہ نے اپنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

افضل منھما وزاد الحاکم وابن حبان وغیرھما الا ابنی
ان سے فاضل تر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اپنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے کہ

الخالة عیسی ابن مریم ویحیی ابن زکریا ومن منقبات
سوائے دو خالہ زاد بھائیوں کے یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا اور اس آیتہ مجدی کی منقبت کا

ھذہ المرآتیة کون محبتھما محبتہ وبغضھما بغضہ صلی اللہ
یہ اثر ہے کہ حسنین کی محبت رسول خدا ہے اور عداوت ان کی گویا حضرت صلی اللہ

ف [illegible]

عليه وآله وسلم كما وقع في رواية ابن عساكر وغيره عن
علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہے چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبداللہ ابن

ابن عباس من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني
عباس سے کہ حضرت نے فرمایا ہے حسنین سے محبت رکھی تو اس نے مجھ سے رکھی اور جس نے انسے عداوت رکھی مجھ سے رکھی

والثاني من جهة مشابهة الصورة فانهما كانا كالنظير
اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا کہ حسنین حضرت کے دو تصویر ہے

له في الظاهر ايضا فقد اخرج البخاري عن انس قال لم يكن
ظاہر میں چنانچہ روایت کی بخاری نے انس سے کہ نہ تھا

احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي
کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علی سے

عليهما السلام وقال في الحسين ايضا كان اشبههم برسول
علیہما السلام سے اور حسین ابن علی میں بھی کہا سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلا الترمذي
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عن علي كرم الله وجهه وصححه قال الحسن اشبه برسول الله
جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بسند صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسن بہت مشابہ تھے حضرت رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الراس والحسين
صلی اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسین

اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم ما كان اسفل من ذلك
بہت مشابہ تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے قدم تک

۱۵۱ واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الحسن
اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن کو اٹھا لیا

AsliAhleSunnet.com

وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّنِىْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا

اور حسین کو اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھے گا اور ان دونوں کو دوست رکھے گا اور ان کے ماں باپ کو

كَانَ مَعِىْ فِىْ دَرَجَتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت میں اور کہا یہ حدیث منکر ہے

ف

وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَّ الْحَسَنُ خَمْسَ عَشْرَةَ

اور روایت کی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حَجَّةً مَاشِيًا وَنَجَائِبُهُ تُقَادُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَرَجَ مِنْ مَالِهٖ

حج پیادہ کئے اور آپ کے کوتل گھوڑے آگے آگے چلا کرتے تھے ف اور دو بار تمام مال و اسباب

لِلّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَقَاسَمَ اللّٰهَ مَالَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى اَنَّهٗ كَانَ يُعْطِىْ

خدا کی راہ میں دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہاں تک کہ ایک دیکر ڈالا

نَعْلًا وَيُمْسِكُ نَعْلًا وَيُعْطِىْ خُفًّا وَيُمْسِكُ خُفًّا وَكَانَ وَفَاتُهٗ

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف اور وفات ہوئی امام حسن

رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ عَلٰى

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنہ انچاس ہجری میں

اَرْجَحِ الْاَقْوَالِ فِىْ اَوَّلِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ اَوْ فِىْ اٰخِرِ صَفَرٍ وَهُوَ

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی

الْمَشْهُوْرُ وَسَبَبُ مَوْتِهٖ اَنَّ زَوْجَتَهٗ جَعْدَةَ بِنْتَ الْاَشْعَثِ

مشہور ہے ف اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث

بْنِ قَيْسٍ سَمَّتْهُ بِاِغْوَاءِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَزِيْدُ ضَمِنَ

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوائے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لَهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَفَعَلَتْ فَمَرِضَ الْحَسَنُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس بات پر اس کے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اس نے ویسا ہی کیا ف تو بیمار ہوئے حسن رضی اللہ تعالیٰ

سر الشہادتین

١١

AsliAhleSunnet.com

عنه اربعين يوما ثم مات فبعثت جعدة الى يزيد

عنہ چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعدہ اس کے جعدہ نے یزید پلید کو

تسئله الوفاء بما وعدها فقال انا لو نرضك للحسن فنرضاك

پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ ہم راضی نہ تھے کہ تو حسن کے پاس رہے بھلا اپنی جان کے واسطے

لانفسنا فصارت ممن خسر الدنيا والآخرة ذلك هو

ہم کب راضی ہوں گے سو ہو گئی وہ کمبخت اُن لوگوں سے جنہوں نے دین و دنیا دونوں برباد کئے اور یہ

الخسران المبين وكان مرضه الاسهال الكبدي وتقطع

نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں میں

الامعاء ولما حضرته الوفات جاء الحسين رضي الله تعالى

نکلتی تھیں اور جب آپ کی وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عنه فقال اي اخي من صاحبك قال تريد قتله قال نعم

عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تمہیں زہر دینے والا کون تھا جس نے یہ حرکت کی ف امام حسن نے فرمایا کیا تم اس کو مارا چاہتے ہو کہا ہاں

قال لئن كان صاحبي الذي اظن فالله اشد له نقمة وان

امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف اگر وہ نہیں

لم يكنه فما احب ان تقتل لي بريئا ثم قال لقد سقيت السم

نہیں جس پر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اس کے امام حسن نے فرمایا کہ مجھ کو کتنی بار زہر

مرارا وما سقيت مرة اشد من هذه وكان عمره الشريف

پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا اور تھی عمر شریف آپ کی

خمسة واربعين سنة وستة اشهر الا اياما وقد ولد

ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے

للنصف من شعبان سنة ثلث من الهجرة على الصحيح

پندرھویں شعبان سنہ تین ہجری میں موجب روایت صحیح کے

۱۲

AsliAhleSunnet.com

وقيل في رمضان هذا اما ما يتعلق بالشهادة السرية التي

اور بعضے روایات میں آیا ہے کہ رمضان میں پیدا ہوئے پس ماجرا شہادت مخفی کا تھا جو

اختص بها السبط الاكبر واما الشهادة الجهرية التي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی پر شہادت ظاہری جو

اختص بها السبط الاصغر فهي من اكبر الوقائع

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا قصہ

المشهورة وسبب شهرتها كونها جهرية وسببها انه

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اس کا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لما تملك يزيد وتسلطن وذلك في رجب سنة ستين

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری

بدمشق كتب الى الاقاليم لاخذ البيعة له وكتب الى

شہر دمشق میں تو اس نے لکھا سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھی

عامله بالمدينة الوليد بن عقبة ان ياخذ البيعة من

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنی ولید بن عقبہ کو کہ بیعت لیوے

الحسين عليه السلام فامتنع الحسين عليه السلام

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

من بيعته لانه كان فاسقا مدمنا للخمر ظالما وخرج

اس کی بیعت سے اس واسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم اور کوچ کیا

الحسين الى مكة لاربع خلون من شعبان فدخل مكة

امام حسین علیہ السلام نے مکے کی طرف چوتھی تاریخ شعبان کی پھر مکے میں ہو کر

واقام بها ولما وصل الخبر الى اهل كوفة اتفق منهم جمع

اور وہاں ٹھہرے اور جب یہ خبر کوفہ والوں کو پہنچی تو اتفاق کیا انہیں سے بہت گروہوں نے

۱۳

حصہ الشہادتین

AsliAhleSunnet.com

كثير وكتبوا الى الحسين عليه السلام يدعونه اليهم و
اور لکھا جناب امام حسین علیہ السلام کو کہ آپ آئے ہماری

يبذلون له بالقيام بين ايديهم بانفسهم واموالهم
پاس حاضر ہیں ہم مدد کو جان کر اور مال سے حاضر ہیں

وبالغوا في ذلك وتتابعت اليه نحو مائة وخمسين كتابا
اور بہت مبالغہ اسمیں کیا اور تار بندھا خطوں کا آپ کی طرف قریب ڈیڑھ سو خط کے

من كل طائفة وجماعة فسير اليهم ابن عمه مسلم بن
ہر ایک فرقہ اور گروہ کی طرف سے پھر روانہ کیا امام نے انکی طرف چچازادے بھائی مسلم بن

عقيل وحثهم على نصرته وحمايته فلما وصل مسلم
عقیل کو اور ان کو تاکید کی مسلم کی مدد اور حمایت پر پھر جب پہونچے مسلم

الكوفة نزل في دار المختار ابن عبيد وبايع الحسين على
کوفے میں اترے گھر میں مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسین کی

يديه خلق كثير اكثر من اثني عشر الفا فاطلع على ذلك
مسلم کے ہاتھ پر بہت خلق نے زیادہ بارہ ہزار آدمیوں سے پھر اسکی خبر ہوئی

النعمان بن بشير والي الكوفة من جانب يزيد وكان
نعمان بن بشیر کو جو کوفے میں حاکم تھے یزید کی طرف سے اور تھے

صحابيا فهدد الناس على ذلك لكن اكتفى بمجرد التهديد
وہ صحابی سو دھمکایا لوگوں کو اس بیعت سے لیکن فقط دھمکی پر ٹالا

ولم يتعرض لاحد فكتب مسلم بن يزيد الحضرمي وعمارة
اور کسی کا تعرض نہ کیا تو لکھ بھیجا مسلم بن یزید حضرمی اور عمارہ

بن الوليد بن عقبة الى يزيد يخبرانه عن امر مسلم ومثل
بن ولید بن عقبہ نے یزید کو خبر مسلم کے حال کی اور رجوع

بیان بیعت [illegible] حضرت مسلم علیہ السلام
ف اور ایک روایت میں اٹھارہ ہزار اور ایک روایت میں تیس ہزار اور ایک روایت میں چالیس ہزار
[illegible]

أهلِ الكوفةِ إليهِ وتغافلَ النعمانُ بنُ بشيرٍ عنهُ فعزلَ

اہل کوفہ کی اسکی طرف اور غفلت کرتا نعمان بن بشیر کا سو معزول کیا

يزيدُ النعمانَ وولّى مكانهُ عبيدَ اللهِ بنَ زيادٍ وكانَ واليًا

یزید نے نعمان کو اور اسکی جگہ کوفے کا حاکم کیا عبید اللہ بن زیاد کو اور وہ پہلے حاکم تھا

على البصرةِ فتوجّهَ عبيدُ اللهِ بنُ زيادٍ من البصرةِ إلى الكوفةِ

بصرے کا پھر چلا عبید اللہ بن زیاد بصرے سے کوفے کو

ودخلها ليلًا من جهةِ الباديةِ في لباسِ أهلِ الحجازِ وأوهمَ

اور پہونچا وہاں رات کو جنگل کی طرف سے حجازیوں کے لباس میں اور دھوکا دیکر

أنهُ الحسينُ عليهِ السلامُ فاستقبلهُ الناسُ في ظلمةِ الليلِ

آپ کو حسین علیہ السلام بنایا سو پیشوائی کی لوگوں نے اندھیری رات میں

وسلّموا عليهِ ومشوا بينَ يديهِ وقالوا مرحبًا بكَ يا ابنَ

اور سلام کیا اس کو اور چلے آگے آگے اس کے اور کہتے تھے خوب آئے آپ اے فرزند

رسولِ اللهِ قدمتَ خيرَ مقدمٍ فسكتَ حتى دخلَ دارَ الإمارةِ فلمّا

رسول اللہ تمہارا آنا مبارک ہو سو چپکا رہا یہانتک کہ پہونچ گیا حاکم نشین مکان میں پھر جب

أصبحَ جمعَ الناسَ وقرأَ عليهم منشورَ الإيالةِ وهدّدهم

صبح ہوئی تو جمع کیا ابن زیاد نے لوگوں کو اور پڑھی رو برو ان کے اپنی حکومت کی سند اور بہت دھمکایا

وحذّرهم عن مخالفةِ يزيدَ وفرّقَ جماعةَ مسلمِ بنِ عقيلٍ

اور ڈرایا ان کو یزید کی مخالفت سے اور پھوٹ ڈال دی جماعت مسلم بن عقیل میں

بالحيلةِ والتدبيرِ واختفى مسلمٌ في دارِ هانئِ بنِ عروةَ

حیلے اور تدبیر سے اور چھپ رہے مسلم گھر میں ہانی بن عروہ کے

فأرسلَ عبيدُ اللهِ محمدَ بنَ الأشعثِ معَ فوجٍ إلى دارهِ

پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے محمد بن اشعث کو تھوڑی سی فوج کے ساتھ ہانی کے گھر پر

AsliAhleSunnet.com

فَأَتَوْا بِهَانِي بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهُ وَحَبَسَ جَمِيعَ رُؤَسَاءِ الْكُوفَةِ

سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اس کو قید کیا اور قید کیا سب رئیسوں کوفے کو

عِنْدَهُ فِي الْقَصْرِ وَأَتَى الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادَى بِشِعَارِهِ فَاجْتَمَعَ

اپنے پاس ایک محل میں اور جب مسلم کو یہ خبر پہنچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہوگئے

مَعَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَأَحَاطُوا حَوْلَ الْقَصْرِ فَأَمَرَ عُبَيْدُ اللهِ

اُنکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا اُنہوں نے اُس محل کو پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الْأُسَارَى مِنْ رُؤَسَاءِ الْكُوفَةِ أَنْ يُكَلِّمُوا عَشَائِرَهُمْ

قیدی رئیسوں کوفے کو سمجھا دیں اپنے لوگوں کو

وَيَرُدُّوهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوهُمْ فَتَفَرَّقُوا كُلُّهُمْ

اور پھیریں اُن کو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ اُن کے سمجھانے سے تتر بتر ہوگئے سب لوگ

وَأَمْسَى مُسْلِمٌ فِي خَمْسِ مِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ

اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو چمپت ہوئے

أُولَئِكَ أَيْضًا وَبَقِيَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ فَتَرَدَّدَ فِي الطَّرِيقِ فَأَتَى

وہ بھی اور مسلم اکیلے رہ گئے تو متردد ہوئے راہ میں پھر ہوکر

مَنْزِلَ امْرَأَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَأَدْخَلَتْهُ فِي مَنْزِلِهَا

ایک عورت کے گھر پر گئے اس سے پانی مانگا سو اس نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر میں

وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ مُحَمَّدًا

اور تھا بیٹا اس عورت کا چیلا محمد بن اشعث کا اس نے جاکر اپنے میاں کو خبر دی

وَأَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَيْدَ اللهِ فَبَعَثَ عُبَيْدُ اللهِ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ

اور اس نے عبید اللہ بن زیاد کو یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صَاحِبَ الشُّرَطِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْأَشْعَثِ فَأَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ

کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو اس نے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

AsliAhleSunnet.com

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقَاتِلُهُمْ فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْعَثِ بِالْاَمَانِ

فَجَاءَ بِهِ اِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ وَاَلْقَى جُثَّتَهُ اِلَى النَّاسِ

وَصَلَبَ هَانِيًا وَكَانَ ذٰلِكَ لِثَلٰثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

سَنَةَ سِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدًا وَاِبْرَاهِيْمَ

اِبْنَيْ مُسْلِمٍ اَيْضًا مَعَهُ وَفِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهُ يَوْمَ

التَّرْوِيَةِ وَكَانَ سَبَبُ خُرُوْجِهِ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ كَانَ

قَدْ كَتَبَ اِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُوْمَهُ وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهُ

عَنْ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ

وَاَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ وَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَبْشًا

سر الشہادتین ۱۸

يستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار مع اثنين

بے حرمتی مکہ کی ہوگی سو کہیں میں ہی نہ ہوں وہ مینڈھا ف اور کوچ کیا امام نے

وثمانين نفسا من اهل بيته وشيعته ومواليه فسمع في

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ آپ کے گھر والے تھے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

اثناء الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

راہ میں سنی شہادت مسلم کی اور پھوٹ ان کے گروہ کی تو آپ نے

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب ثارنا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہاں تک کہ ہم اپنا بدلا پاویں

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

پھر امام چلے عراق کی طرف یہاں تک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اس کے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والے

ابن زياد شاكي السلاح فقال للحسين عليه السلام ان عبيد الله

ہتھیار بند وکہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابن زياد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپ کے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپ کو یہاں تک کہ اس کے

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

پاس لیچلوں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہاں تک کہ میرے پاس بہت سے خط اور ایلچی

AsliAhleSunnet.com

عَلَىَّ رُسُلُهُمْ وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَاِنْ دُمْتُمْ عَلٰى بَيْعَتِكُمْ

اس شہر کے ہو چکے اور تم کوفہ کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دَخَلْتُ مِصْرَكُمْ وَاِلَّا انْصَرَفْتُ فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ

تو میں چلوں تمہارے شہر میں اور نہیں تو لوٹ جاؤں حر نے کہا واللہ مجھ کو خبر نہیں

هٰذِهِ الْكُتُبَ وَلَا الرُّسُلَ وَلَا يُمْكِنُنِي الرُّجُوْعُ اِلَى الْكُوْفَةِ

ان خطوں کی اور پیغامبروں کی اور میں پلٹ بھی نہیں سکتا کوفہ کی طرف

فَلَا اُفَارِقُكَ اَوْ اُقْدِمُكَ اِلَيْهِ وَطَالَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا

سو میں اب نہیں چھوڑنے کا یہاں تک کہ آپ کو لے کر اس کے پاس پہنچاؤں ف اور بہت سی گفتگو درمیان میں رہی

فَانْحَرَفَ الْحُسَيْنُ عَنْ طَرِيْقِ الْكُوْفَةِ وَنَزَلَ بِكَرْبَلَاءَ

تو مڑے امام حسین کوفہ کی راہ سے اور کربلا میں جا کر اترے

فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ وَلَمَّا

دوسری تاریخ محرم سنہ اکسٹھ ہجری میں اور جب

نَزَلَ بِهَا سَاَلَ عَنِ اسْمِهَا فَقِيْلَ هٰذَا مَوْضِعٌ يُقَالُ لَهُ كَرْبَلَاءُ

وہاں اترے پوچھا اس جگہ کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا اس کو کربلا کہتے ہیں

فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ فَنَزَلَ الْقَوْمُ وَحَطُّوا الْاَثْقَالَ

فرمایا یہ جگہ ہے رنج اور بلا کی پھر اترے سب لوگ اور اتار رکھے بوجھ

وَنَزَلَ الْحُرُّ وَجَيْشُهُ قُبَالَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْضَ

اور اترا یزید مع اپنے لشکر کے روبرو امام حسین علیہ السلام کے زمین

كَرْبَلَاءَ ثُمَّ كَتَبَ ابْنُ زِيَادٍ كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کربلا پر ف پھر لکھا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیہ السلام کو

يُطَالِبُهُ اِلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ

کہ بیعت کر لیجیے یزید کی پھر جب خط پہنچا امام حسین علیہ السلام کے پاس

AsliAhleSunnet.com

فَقَرَأَهُ وَأَلْقَاهُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُولِ مَا لَهُ عِنْدِي جَوَابٌ

اور آپ نے اسے پڑھا اور ہاتھ سے ڈال دیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اس کا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فَرَجَعَ الرَّسُولُ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ وَجَمَعَ النَّاسَ

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد پاس تو یہ جواب سنکر غصہ بھڑک اٹھا ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وَجَهَّزَ الْعَسَاكِرَ وَجَعَلَ مُقَدَّمَهَا عُمَرَ ابْنَ سَعْدٍ وَكَانَ وَلَّاهُ

اور فوجیں تیار کیں اور اُن کا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

عَلَى الرَّيِّ فَاسْتَعْفَى مِنْ خُرُوجِهِ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ

ملک رے کا حاکم سو اُس نے پہلو تہی کی امام کی طرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

لَهُ ابْنُ زِيَادٍ إِمَّا أَنْ تَخْرُجَ وَإِمَّا أَنْ تَتْرُكَ وِلَايَةَ الرَّيِّ

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وَتَقْعُدَ فِي بَيْتِكَ فَاخْتَارَ وِلَايَةَ الرَّيِّ وَطَلَعَ إِلَى قِتَالِ الْحُسَيْنِ

اور بیٹھ رہ گھر میں اپنے سو اُسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو چلا

بِالْعَسَاكِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِيَادٍ يُجَهِّزُ مُقَدَّمًا وَمَعَهُ طَائِفَةٌ مِنَ

فوج لشکر لیکر سو ابن زیاد برابر بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اس کے ساتھ تھوڑے

النَّاسِ إِلَى أَنِ اجْتَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اثْنَانِ وَعِشْرُونَ

لشکر یہاں تک کہ جمع ہو گئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

أَلْفًا مَا بَيْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ فَنَزَلُوا بِشَاطِئِ الْفُرَاتِ وَحَالُوا

ہزار سوار اور پیادہ اور اُترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہوئے

بَيْنَ الْمَاءِ وَبَيْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ أَكْثَرُ

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں اور اکثر

مَنْ خَرَجَ مَعَهُ لِقِتَالِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الَّذِينَ كَاتَبُوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام لڑنے کو وہ ہی آئے تھے جن لوگوں نے آپ کو خط لکھ بھیجے تھے

ف

٢١

وبايعوا الحسين عليه السلام فلما تيقن ان القوم مقاتلوه

اور بیعت کی تھی — پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑے ہیں گے

امر اصحابه فاحتفروا حفيرة شبيهة بالخندق حول العسكر

حکم دیا اپنے یاروں کو — تو انھوں نے کھودا اسکی طرح — خندق — گرد لشکر کے

وجعلوها جهة واحدة يكون القتال منها وركب عسكر

اور اس کا طرف ایک دروازہ رکھا — کہ اس سے لڑیں — اور سوار ہوا لشکر

ابن سعد واحدقوا بالحسين وزحفوا او قتلوه ولو لم

ابن سعد کا اور نرغہ کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کر کے قتل کرنا شروع کیا

يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه واحد بعد

اور شہید ہونے لگے — امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک دوسرے کے بعد

واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلا فعند

یہاں تک کہ شہید ہو گئے — انمیں زیادہ پچاس آدمیوں سے پھر تو

ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيث يغيثنا

چلا اٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لوجه الله اما من ذاب يذب عن حرم رسول الله صلى الله

ہماری فریاد کو پہنچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچاوے — حرم رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي الذي تقدم ذكره

علیہ وسلم کو — سو یہ سنکر ناگہاں حر بن یزید ریاحی جس کا ذکر آگے ہو چکا

قد اقبل على فرسه اليه وقال يا ابن رسول الله انى كنت اول

آگے بڑھ کے آیا اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام کے پاس — اور کہنے لگا اے فرزند رسول اللہ میں سب سے پہلے

من خرج عليك وانا الآن في حزبك فمرني ان اكون

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب میں اس وقت سے آپ کے گروہ میں آگیا — سو مجھکو اجازت دیجئے کہ میں

AsliAhleSunnet.com

مقتولا فی نصرتك لعلی انال شفاعة جدك غدا ثم كر

مارا جاؤں آپ کی مدد میں شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت میں مجکو نصیب ہو یہ کہہ کے حملہ کیا

علی عسكر عمر بن سعد فلم يزل يقاتلهم حتی قتل و قتل

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اس گروہ بدین سے یہاں تک وہ آپ شہید ہوا اور

معه اخوه وابنه ومولاه ايضا فالتحم القتال حتی قتل اصحاب

اسکے ساتھ اسکا بھائی اور بیٹا اور غلام شہید ہوئے پھر خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مارے گئے ہمراہی

الحسين عليه السلام باسرهم وولده واخوته وبنو عمه و

امام حسین علیہ السلام کے سب کے سب اور اون کے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بقی وحده فبارز بنفسه وسيفه مصلت فی يده فلم يزل

آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار آپ کے ہاتھ میں تھی پھر خوب

يقاتل ويقتل من برز اليه حتی قتل منهم الكثير فاثخنته

لڑتے رہے اور جو سامنے آتا تھا اس کو آپ مارتے تھے یہاں تک مارا اون میں سے بہت لوگوں کو پھر چور چور کر ڈالا آنحضرت کو

الجراحات والسهام تاتيه من كل جانب واقبل الشمر

زخموں نے اور تیر برسنے لگے چاروں طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذو الجوشن السكونی فی كتيبته فحال بينه وبين رحله

ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہو گیا درمیان امام اور درمیان خیمہ

وحرمه فصاح الحسين عليه السلام ويحكم يا شيعة

اہل بیت کے پھر پکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ

الشيطان انا الذی اقاتلكم فما لكم تتعرضون للحرم

شیطان کے میں تو ہوں لڑتا ہوں تمکو پھر تم عورتوں سے کیا کام

فان النساء لم يقاتلنكم فقال الشمر لاصحابه كفوا عن النساء

بی بیاں تو تم سے نہیں لڑتیں پس یہ سنکر شمر نے اپنے لوگوں سے کہا نہ جاؤ عورتوں کی طرف

AsliAhleSunnet.com

وَاقْصُدُوا الرَّجُلَ فِي نَفْسِهٖ فَمَالُوا بِالسِّهَامِ وَالرِّمَاحِ حَتّٰى

اور اسی شخص کو سو وہ ظالم جھپٹے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہاں تک کہ

سَقَطَ عَلَى الْاَرْضِ شَهِيْدًا وَجَزَّ رَاْسَهٗ نَصْرُ بْنُ خَرْشَةَ

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہوکر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فَلَمْ يَقْدِرْ عَلٰى قَطْعِ رَاْسِهٖ فَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ فَقَطَعَ

تو کاٹ نہ سکا تب اور اترا خولی بن یزید تو اسنے کاٹا

رَاْسَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ الشِّمْرُ لِاَصْحَابِهٖ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختو ان اب کیا راہ دیکھتے ہو

بِالرَّجُلِ وَقَدْ اَثْخَنَتْهُ الْجِرَاحَاتُ فَتَوَالَتْ عَلَيْهِ السِّهَامُ وَ

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر یہ سنتے ہی مار بندھ گیا امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرِّمَاحُ حَتّٰى وَصَلَ سَهْمُ شَقِيٍّ مِّنَ الْاَشْقِيَاءِ اِلٰى حَنَكِهٖ

برچھون کا یہاں تک کہ پار ہوگیا ظالم کا تیر تالو مبارک

فَسَقَطَ عَنِ الْفَرَسِ وَضَرَبَهٗ شِمْرٌ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَدْرَكَهٗ سِنَانُ

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پھر آ پہنچا سنان

بْنُ اَنَسٍ النَّخَعِيُّ فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ وَنَزَلَ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ

ابن انس نخعی نیزہ مارا اور اترا خولی بن یزید

لِيَقْطَعَ رَاْسَهٗ فَارْتَعَدَتْ يَدَاهُ فَنَزَلَ اَخُوْهُ شِبْلُ بْنُ يَزِيْدَ

سر کاٹنے کو سو کانپ گئے اسکے ہاتھ پھر اترا اسکا بھائی شبل بن یزید

فَقَطَعَ رَاْسَهٗ وَدَفَعَهٗ اِلٰى اَخِيْهِ خَوْلِيٍّ ثُمَّ دَخَلُوْا عَلَى الْحَرَمِ

اس نے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اس کے گھس پڑے اہل بیت کے خیمے میں

وَاَسَرُوْا اِثْنَيْ عَشَرَ غُلَامًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَمَنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ

اور قید کر لیے بارہ لڑکے بنی ہاشم کے اور جتنی بی بیاں تھیں

AsliAhleSunnet.com

وَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَرَكِبُوْا خُيُوْلَهُمْ وَوَطِئُوا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے لوگوں کو سو گھوڑوں پر چڑھ گئے ان سنگدلوں نے روند ڈالا لاش امام حسین

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ

علیہ السلام کو ف اور بھیجا سر مبارک بشیر ابن

مَالِكٍ وَخَوَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ إِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف اور شہید ہوئے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اہل بیت میں سے ف عباس اور عثمان

وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبداللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علی بن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَأَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ

اور عبداللہ اور عمر اور ابوبکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے شہید ہوئے

ابْنَاهُ عَلِيٌّ الْأَكْبَرُ فَإِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے

شَهِيْدًا وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا بِكَرْبَلَاءَ جَاءَهُ سَهْمٌ شَقِيٍّ

ف اور دوسرے عبداللہ ف بچے ہی تھے کہ کربلا میں اپنے باپ کی گود میں تھے کہ ناگہاں تیر لگا ایک شقی کا

وَهُوَ فِيْ حَجْرِ أَبِيْهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ ابْنَا عَبْدِ اللّٰهِ

سو شہید ہوئے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبداللہ

ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ

ابن جعفر طیار کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل بن

أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهُ يَوْمَ

ابی طالب کے ف راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سب سے اور امام شہید ہوئے تاریخ

AsliAhleSunnet.com

۲۵

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

محرم سنہ ۶۱ ہجری میں ف اور جب آپ کی عمر تھی

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف اور

الشقي ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بدنہاد کے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوچوں کی گلیوں میں

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

کوفہ کے پھر بھیجا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ اور

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ کے پاس شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

ورأسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کی طرف ف ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور سب کو اسی کی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعہ ہولناک سے بواسطہ وحی لانے جبرئیل

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

وغیرہ فرشتوں کے مشہور اور متواتر ہے ازانجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پیغمبر خدا

AsliAhleSunnet.com

صلى الله عليه وسلم قال اخبرني جبرئيل ان ابني الحسين يقتل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی جبرئیل علیہ السلام نے کہ میرا بیٹا حسین مارا جائیگا

بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة فاخبرني انها

میرے بعد زمین طف میں ف اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل اور مجھے کہا کہ یہی اُن کے

مضجعه ومنه ما اخرجه ابو داود والحاكم عن ام الفضل

لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابو داؤد نے اور حاکم نے ام فضل

بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه واله وسلم قال اتاني

بنت حارث سے ف۳ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جبرئيل فاخبرني ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين ع

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت عنقریب قتل کرے گی میرے اس بیٹے کو یعنی امام حسین علیہ السلام کو

واتاني بتربة من تربته حمراء واخرج احمد ان النبي صلى الله

اور مجھے دی تھوڑی سی مٹی سرخ اُس زمین کی ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عليه واله وسلم قال لقد دخل على البيت ملك لم يدخل

علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر میں آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

علي قبلها فقال لي ان ابنك هذا يعني حسينا مقتول وان

اس سے پہلے سو کہا مجھے کہ آپ کا بیٹا یعنی حسین علیہ السلام مارا جائے گا اور آپ

شئت اريتك من تربة الارض التي يقتل بها فاخرج تربة

چاہیں تو دکھاؤں آپ کو اُس زمین کی مٹی جہاں یہ مارا جائے گا پھر نکالی تھوڑی سی مٹی

حمراء واخرج البغوي في معجمه من حديث انس رضي الله تعالى

سرخ اور روایت کی امام محی السنۃ بغوی نے اپنی معجم میں ف۵ حضرت انس رضی اللہ تعالی

عنه قال استاذن ملك المطر ربه ان يزور النبي صلى الله

عنہ کی حدیثوں میں کہ کہا انس نے اذن مانگا مینہ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اس بات کا کہ زیارت کرے رسول خدا صلی

AsliAhleSunnet.com

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علیہ وآلہ وسلم کو سو اُس کو اجازت ہوئی اور اُس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ إِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا میں کہ دروازے پر نگہبان تھیں یکایک اگر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهُ

وسلم پر سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو گود میں لے کے

وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ أَتُحِبُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ ان کو پیار کرتے ہیں فرمایا ہاں فرشتے نے کہا آپ کی امت عنقریب ان کو مار ڈالے گی

وَإِنْ شِئْتَ أُرِيكَ الْمَكَانَ الَّذِي يُقْتَلُ بِهِ فَأَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہیں تو آپ کو وہ مکان دکھا دوں جہاں یہ مارے جاوینگے سو آپ کو لا کے دکھلائی دردری بالو

أَوْ تُرَابٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ

یا مٹی سرخ پھر اس بالو کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے میں لے لیا ثابت نے کہا ہم

كُنَّا نَقُولُ إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا أَبُو حَاتِمٍ فِي صَحِيحِهِ فِي رِوَايَةٍ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسکو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح میں اور امام

ابْنُ أَحْمَدَ فِي زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِي كَفًّا مِنْ تُرَابٍ أَحْمَرَ وَأَخْرَجَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند میں یوں روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹی دی سرخ اور روایت کی

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث کی کہ میں گئی پاس

AsliAhleSunnet.com

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِالْحُسَيْنِ فَوَضَعْتُهُ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر سو رکھ دیا میں نے

فِي حِجْرِهٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
حسین کو حضرت کی گود میں پھر جو میں دیکھوں تو رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ مِنَ الدُّمُوعِ فَقَالَ أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَأَخْبَرَنِي
علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں پھر فرمایا حضرت نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے

أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ وَأَخْرَجَ
کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھے جبرئیل نے اُس کے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی اسحق

ابْنُ رَاهُوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ خَاثِرٌ وَفِي يَدِهٖ
علیہ وآلہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور آپکے ہاتھ میں

تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَلِّبُهَا فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي
سرخ مٹی تھی کہ اُس کو اولٹتے پلٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یارسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو

جِبْرَئِيلُ أَنَّ هٰذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهَا
جبرئیل نے کہ حسین مارا جائیگا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہیں کی ہے

وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ
اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینہ برسانے والے نے

أَنْ يَأْتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهٗ فَدَخَلَ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اجازت ہوئی پھر آئے

الْحُسَيْنُ فَجَعَلَ يَقَعُ عَلَى مَنْكِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
حسین علیہ السلام تو کودنے لگے مونڈھے پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

AsliAhleSunnet.com

فقال الملك تحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اس فرشتے نے کہ اس لڑکے کو پیار کرتے ہو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں اس نے کہا

فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اس کو قتل کریگی تو اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلا دوں مکان جہاں یہ مارا جائے گا

فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

پھر اس نے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لے لیا مٹی کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے میں پوٹلی

في ثوبها فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج ابو نعيم عن ام سلمة

باندھ رکھی اس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت ام سلمہؓ نے

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے اور اترا تھا جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی امت شہید کریگی اس بچے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کی

واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة

اور دی آپکو تھوڑی سی مٹی سو حضرت نے اس کو سونگھا پھر فرمایا اس میں بو ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ

اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو میرا بیٹا شہید ہوا پھر میں نے اس کی کو

قارورة واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع

شیشے میں بند کر رکھا تھا اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے انہوں نے کہا ہم تھے ساتھ

الحسين بنهر كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

امام حسین کے کربلا کی نہر پر پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى

اللہ اور اس کا رسول فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

AsliAhleSunnet.com

كُلُّ اَبْقَعَ يَلَغُ فِي دَمِ اَهْلِ بَيْتِي وَكَانَ شِمْرٌ اَبْرَصَ وَاَخْرَجَ ابْنُ السَّكَنِ

سگ ابلق ہونا جو خون میں اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف ۱ اور روایت کی ابن سکن

وَالْبَغَوِيُّ فِي الصَّحَابَةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ مِنْ طَرِيْقِ سُحَيْمٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس ابن

الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

حارث کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ فَمَنْ شَهِدَ ذٰلِكَ

کہ یہ بیٹا میرا ف ۲ مارا جائے گا اس زمین میں جس کا نام کربلا ہے سو جو کوئی کہ تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو

مِنْكُمْ فَلْيَنْصُرْهُ فَخَرَجَ اَنَسُ بْنُ الْحَارِثِ اِلٰى كَرْبَلَاءَ فَقُتِلَ بِهَا مَعَ الْحُسَيْنِ

اسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف ۳

وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الْحُسَيْنَ دَخَلَ

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرَئِيْلُ فِيْ مَشْرُبَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عَائِشَةَ فَقَالَ لَهُ جِبْرَئِيْلُ سَتَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ وَاِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ

عائشہ کے بالاخانے میں سو کہا جبرئیل نے قریب شہید کرے گی اس کو آپ کی امت اور اگر آپ چاہیں تو میں بتا دوں آپ کو

بِالْاَرْضِ الَّتِيْ يُقْتَلُ فِيْهَا وَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اِلَى الطَّفِّ بِالْعِرَاقِ

وہ زمین جس میں شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل سیدان عراق کی طرف

فَاَخَذَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ فَاَرَاهُ اِيَّاهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنْ

پھر لیا وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْصُوْلًا وَاَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہ سے موصول بھی روایت کی ہے ف ۵ اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا اس نے عبد اللہ

AsliAhleSunnet.com

۱۳۱

ان ابن عمر قدم المدینة فاخبر ان الحسین قد توجه الی العراق

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام جاتے ہیں عراق کی طرف

فلحقه فی مسیرة لیلتین من الزبدة فقال له ان الله تعالی خیّر

سو جا ملے عبد اللہ بن عمر امام سے اس مقام میں جہاں کہ زبدہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امام سے کہ اللہ تعالی نے

نبیه بین الدنیا والآخرة فاختار الآخرة ولم یرد الدنیا وانکم

اپنے پیغمبر کو پہ اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں سو اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بضعة منه والله لا یلیها احد منکم ابدا وما صرفها الله تعالی

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی یہ حکومت دنیا کی اللہ تعالی نے

عنکم الا للذی هو خیر لکم فارجع فابی فاعتنقه ابن عمر

تم کو تو اس میں کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو لوٹ جاؤ ف پھر امام نے لوٹنے کا ارادہ نہ کیا تب امام کو گلے لگایا عبد اللہ بن عمر نے

وقال استودعک الله تعالی من قتیل واخرج الحاکم عن ابن

اور کہا امام کو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالی کے اے شہید ہونے والے ف اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عباس قال ما کنا نشک واهل البیت متوافرون ان الحسین یقتل

عباس سے کہ کہا کہ ہم کو شک نہ تھا اور اہل بیت بکثرت تھے اسمیں کہ حسین شہید ہوں گے

بالطف واخرج ابو نعیم عن یحیی الحضرمی انه سافر مع علی الی

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے کہا یحیی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی کے ساتھ

صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا ابا عبد الله بشط

صفین کی طرف پھر جب برابر ہوئے نینوا کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر کہا کہ صبر کیجیو اے ابا عبد اللہ فرات کے کنارے

الفرات قلت ماذا قال ان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال

فرات کے میں نے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط الفرات واراني قبضة

کہا ہے مجھ سے جبرئیل نے کہ حسین شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھ کو مٹھی بھر

قبر پر فاتحہ لعنی امام حسین علیہ السلام ۱۲

AsliAhleSunnet.com

مِنْ تُرْبَتِهِ وَاَخْرَجَ اَبُو نُعَيْمٍ عَنْ اَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ اَتَيْنَا مَعَ عَلِيٍّ

مٹی وہاں کی اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے تھے حضرت علی

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَوْضَعِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ

علیہ السلام کے ساتھ قبرگاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بندھنے کا

وَمَوْضَعُ رِحَالِهِمْ وَمُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِتْيَةٌ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ

مقام ہے اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ ان کے خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمد کے اہلبیت اس میدان میں مارے جاوینگے

بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ

جن پر روئینگے آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالی نے

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے مارے یحیی ابن زکریا کے عوض ستر

اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ بِنْتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاَخْرَجَ

ہزار ف اور تمکو مارنے والا ہوں تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف ۲ اور روایت کی

اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ انھوں نے کہا

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ

دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک دن دوپ

النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ

ہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ آپ کے ہاتھ میں شیشہ ہے اسمیں خون بھرا ہے میں نے کہا کہ یہ کیا ہے

قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاَحْصٰى

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسین اور ان کے ساتھیوں کا ہے میں اٹھاتا ہوں آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

۳۲

AsliAhleSunnet.com

ف

[illegible]

ذلك الوقت فوجدته قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کہا دیکھا میں نے اس وقت کو پھر خبر ہوئی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اسی دن ف اور روایت کی حاکم

والبیہقی عن ام سلمۃ قالت رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

اور بیہقی نے ام سلمہ سے کہا انھوں نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فی المنام وعلی راسہ ولحیتہ التراب فقلت مالک یا رسول

وسلم کو خواب میں کہ آپ کا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

اللہ قال شہدت قتل الحسین انفا واخرج البیہقی وابو نعیم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا مقتل حسین پر ابھی ف اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن نضرۃ الازدیۃ قالت لما قتل الحسین مطرت السماء وما فاصبحنا

نضرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم نے

وحبابنا وجرارنا وکل شیء لنا ملآن دما واخرج البیہقی وابو نعیم

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب بھرے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن الزہری قال بلغنی انہ یوم قتل الحسین لم یقلب حجر من

زہری سے کہا انہوں نے مجھکو خبر ہوئی ہے کہ جس دن شہید ہوئے حسین جو پتھر کہ اٹھایا

احجار بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط واخرج البیہقی

جاتا تھا بیت المقدس میں اس کے نیچے نکلتا تھا خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حبان قالت یوم قتل الحسین ظلمت علینا ثلثا ولم یمس

ام حبان سے کہا جس دن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور کسی

منا احد من زعفرانہم شیئا یجعلہ علی وجہہ الا احترق و

نے ہم میں سے زعفران ان کی چھوا کہ اس کا منہ جل گیا اور

لم یقلب حجر بیت المقدس الا وجد تحتہ دم عبیط واخرج البیہقی

جو اٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اس کے نیچے خون تازہ سرخ ف اور روایت کی بیہقی نے

[illegible]

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

عن جميل بن مرة قال أصابوا إبلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها

جمیل بن مرہ سے کہا کہ کر گئے یزید کے لشکر والے کچھ اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین اور ذبح کیا انکو

وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا أن يسيغوا منها شيئا

اور پکایا سو وہ ایسی کڑوی ہوئی جیسے اندرائن کا پھل پھر ان کو کوئی نہ کھا سکا

وأخرج البيهقي وأبو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت

اور روایت کی بیہقی اور ابونعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھ سے میری دادی نے

لقد رأيت الورس عاد رمادا ولقد رأيت اللحم كأن فيه النار

کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہو گئی راکھ اور دیکھا میں نے گوشت جیسے اس میں آگ بھری ہے

حين قتل الحسين وأخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني

جس دن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اس نے سنا میں نے

جدتي قالت كنت أيام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء

اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان

أياما تبكي له وأخرج أبو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت

رویا کیا امام پر اور روایت کی ابونعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ اس نے کہا

شهد رجلان من قتل الحسين فأما أحدهما فطال ذكره حتى كان

دو آدمی جو قتل حسین میں شریک تھے سو ایک کا اتنا بڑھ گیا تھا آلہ تناسل کہ اس کو اپنی کمر سے

يلفه وأما الآخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى يأتي على آخرها

باندھ لیتا تھا اور دوسرے کو اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا ساری چھاگل کی چھاگل اور پیاس نہ بجھتی تھی

فما يروى وأخرج أبو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة

اور روایت کی ابونعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اس نے کہ میں نے سنا جنوں کو کہ

تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه فله

روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر شعر اس جبین کو نبی نے چوما تھا

AsliAhleSunnet.com

بريق في الخدود ∴ أبواه في عليا قريش ∴ وجده خير الجدود ∴

چمک گیا ہے اسکے چہرے پر ∴ اُسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ∴ اُسکا نانا جہان کی بہتر

وأخرج أبو نعيم من طريق حبيب بن ثابت عن أم سلمة قالت ما سمعت

اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا میں نے نہیں سنا

نوح الجن منذ قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلا الليلة وما أرى

رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو میں نے جانا

ابني إلا قد قتل يعني الحسين فقالت لجاريتها اخرجي فاسئلي

کہ میرا بیٹا حسین شہید ہوا پھر کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے تو گھر سے نکل کر پوچھ تو

فأخبرت أنه قد قتل وإذا الجنة تنوح شعر ألا يا عين فاحتفلي

پھر معلوم ہوا کہ حسین شہید ہوئے اور جن یکایک رونے لگے شعر ہو سکے جتنا روئے تو اے

بجهد ∴ ومن يبكي على الشهداء بعدي ∴ على رهط تقودهم

چشم ∴ کون روئے گا پھر شہیدوں کو ∴ پاس ظالم کے کھینچ

المنايا إلى متجبر في ملك عبدي ∴ وأخرج أبو نعيم عن مزيدة

لائی تو ∴ موت اے وائے ان عزیزوں کو ∴ اور روایت کی ابو نعیم نے مزیدہ

ابن جابر الحضرمي عن أمه قالت سمعت الجن تنوح على الحسين

بن جابر حضرمی سے کہ اُس نے اپنی ماں سے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وهي تقول شعر أنعي حسينا هبلا ∴ كان حسينا جبلا ∴

اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید شاہ دین ... حسین کوہ رضا اور حسین اختر ...

وأخرج ابن عساكر عن المنهال بن عمرو قال أنا والله رأيت رأس

اور روایت کی ابن عساکر نے منہال سے بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الحسين حين حمل وأنا بدمشق وبين يدي الرأس رجل يقرأ

حسین علیہ السلام کو جو اُس کو لیے جاتے تھے نیزے پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا جاتا تھا

AsliAhleSunnet.com

سُوْرَةُ الْكَهْفِ حَتّٰى بَلَغَ قَوْلَهٗ تَعَالٰى اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ

سورہ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا فَاَنْطَقَ اللّٰهُ الرَّأْسَ بِلِسَانٍ ذَرِبٍ فَقَالَ

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے عجب تھے تو گویا کر دیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح پھر کہا سر مبارک نے

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ قَتْلِيْ وَحَمْلِيْ وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ

کہ عجب تر ہے اصحاب کہف کے قصے سے قتل میرے کا اور اٹھائے لیتے پھرنا اور روایت کی ابو نعیم نے

مِنْ طَرِيْقِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ احْتَزُّوْا

طریق ابن لہیعہ سے اس نے ابن قبیل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رَأْسَهٗ وَقَعَدُوْا فِيْ اَوَّلِ مَرْحَلَةٍ يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ

کاٹ کر شام کیطرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے خرمے کا شیرہ کہ ناگاہ نمودار ہوا غیب سے

قَلَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَكَتَبَ سَطْرًا بِدَمٍ شِعْرٌ

ایک آہنی قلم اس نے لکھا خون کر کے شعر

اَتَرْجُوْ اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا ؛ شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

شیر کے قاتل کیا قوم دائے قیامت میں ؛ امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؓ اور ہتک حرمت اہل بیت ہو گئی سے فارغ ہوا تو اُس غرور سے
اُسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ
منہیات شرعیہ کو اُس نے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیون کے ساتھ
واسطے تاخت و تاراج مدینہ منورہ کی بھیجا تین دن تک اُس شہر مطہرہ کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے
اور سات سو صحابی قریشی صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملاکے دس ہزار آدمی سے زیادہ شہید کیے اور لڑکون
کو بندی کر لیا اور عورتون کو لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت اُم سلمہ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی
کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑون نے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے
نجس کیا اور تین دن تک مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے بنکر وہان
حاضر رہے اور کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اُس مسجد مقدس اور شہر مطہرہ مین یزید والون نے نہین کیے کہ زبان قلم
کی اُسکی تفصیل سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبہ معظمہ کو سنگسار کیا صحن حرم محترم کا پتھرون سے بھر گیا اور ستون
مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانۂ کعبہ کو جلا دیا اور کعبے کے دروازے کے پردے کو اُتار کے
تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہان کے رہنے والے نہایت ایذا اور حصر اس
مین رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کرکے پندرھوین ربیع الاول
۶۴ سنہ چونسٹھ ہجری مین جسدن اُس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی اسی دن شہر حمص مین شام کے
شہرون مین سے انتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا فائدہ جب مختار بن ابی عبید ثقفی عبد الملک
کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا
حفص نامی حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اُس نے کہا کہ خانہ نشین ہے مختار نے کہا کہ
اب کیون حکومت رے سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی
نہ اختیار کی بعد اُس کے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اُس کے بیٹے اور شمر کی گردن مارین اور اُن کے
سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا
اُس کو جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے اُن کا تعاقب کیا جس کو

AsliAhleSunnet.com

پایا مار ڈالا اور اس کی لاش کو جلا دیا اور اُس کا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کرکے مختار
پاس لائے اُس نے پہلے اُس کے چاروں ہاتھ پیر کاٹ ڈالے پھر اُس کو سولی پر چڑھایا اُس کے
بدن کو آگ مین جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ
مین لکھا ہے مختار نے چھ ہزار کوفے والون کو جو شریک امام حسین کے قتل مین تھے طرح طرح سے عذاب
کرکے مارا **فائدہ** جب مختار ابن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اُن کے ہمراہیون کو قتل
کرچکا عبید اللہ بن زیاد کی فکر مین ہُوا اور ابن زیاد اُن دنون موصل مین جارہا تھا اور اُس کے
ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کرکے ابن زیاد کے
مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پہونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس پر موصل
سے اس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر
ابن زیاد کو شکست دی جب زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جس کسیکو فوج مخالف سے
پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ
کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا
کوفے مین پہونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کرکے کوفی والون کو جمع کیا اُس وقت
سر نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوا کے کہا اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے
ابن زیاد کو زندہ نچھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے
اور یہ واقعہ ۶۶ھ ہجری مین چھ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہُوا **فائدہ** ترمذی
کی صحیح روایت مین وارد ہی کہ جب ابن زیاد اور اس کے سردارون کے سر مختار پاس لاکے رکھے گئے
یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہُوا کہ لوگ اُسکو دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ
ابن زیاد کے سر پاس آکے اُسکے نتھنون مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اُسکے منہ سے نکلا پھر اُسکے منہ مین گھسا
اور نتھنے سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہوگیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر
ذی الجوشن اور قیس ابن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبید اللہ بن قیس اور یزید بن مالک

AsliAhleSunnet.com

اور باقی اشقیا طرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور اُنکی لاشون کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا
کہ ہڈیان چور ہو کر خاک سے برابر ہوئین پر تاریخ والون کو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ
ابن زیاد سے پہلے مارے گئے یا پیچھے بہرنہج سے جو حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے سو محقق ہُوا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد آیا اور
اُس کو یہ خبط ہُوا کہ اُسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنیفہ وہی مہدی موعود ہین اور جب
قبضہ اُس کا کوفے اور اُس کے اطراف اور جوانب پر خوب ہو گیا تو اُس کو داعیہ لڑائی کا عبداللہ بن زبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ پیدا ہُوا جب عبداللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اُنھون نے بھی اپنے بھائی
مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اُس کے مقابلے کے واسطے معین کیا جب مصعب بصری سے لڑائی کے ارادے
پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال ہُوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور
مختار اس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر قابض ہوئے آخر کو عبدالملک مصعب بن
زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو ستر ہجری مین قتل کیا **فائدہ**
عبدالملک بن عمرو لیثی سے روایت ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ مین نے دار الامارۃ کوفے مین پہلے امام حسین
علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا کہ عبیداللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا وہین
ابن زیاد کا سر دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا
پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ عبدالملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمرو لیثی نے کہا جب مین نے یہ حال
عبدالملک کے آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجھکو یہان پانچوان سر نہ دکھا دے اور اُس دار الامارۃ
کی شامت سے ڈر کر اُسی وقت اسے کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبدالملک نے مصعب بن زبیر پر فتح پائی
چاہا کہ فوج عبداللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم مین
جدال اور قتال حرام ہے وہان جا کر کیونکر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے عبدالملک
کے سامنے آکے بیان کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر کا سر مین نے کاٹ
لیا عبدالملک نے جانا کہ حجاج کے جانے کو عبداللہ بن زبیر کے مقابلے مین تیار ہے

AsliAhleSunnet.com

اس نے جلد ایک لشکر حجاج کے پاس نام کرکے مکہ معظمہ کی طرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا اُس نے وہان آکے اور فوج جمع کرکے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل آداب کہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیون اور گستاخیون پر کمر باندھی یہان تک کہ تمام حرم محترم کو شہیدون کے خون سے رنگین کیا اور عبد اللہ بن زبیر کو بھی ۷۳ تہتر یا تہتر ہجری مین شہید کیا بعد اُسکے سولی چڑھایا پھر سولی سے اتروا کے یہودیون کی قبرون مین ڈلوا دیا بعد طے کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اُنکی تراسی برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین اور صواعق محرقہ اور اشاعۃ الاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفٰی سا رسول پیدا کیا اور خلعت شہادت اُنکے دونون بیٹون کو دیا اما بعد رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ترجمہ اُردو مولوی خرم علی اور ترجمہ مولانا محمد سلامت اللہ کہ نام اُس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی مرحوم کے فوائد صواعق محرقہ و اشراط الساعۃ و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہے اول بار ۱۲۷۰ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفٰی خان نے اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبد الرحمن خان نے ۱۲۸۲ ہجری مین اور تیسری بار مطبع اسدی مین حافظ محمد عبد الستار خان نے ۱۲۸۳ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اور چوتھی بار مطبع فیض آثار اودھ اخبار مین زیب طبع پائی تھی خریدار ان شائق نے دست بدست بکمال ذوق و شوق خرید کیا پانچوین اور چھٹے اور ساتوین بار پھر بکوشش ہالیان مطبع نامی کے چھپا خریداران شائق نے خرید کیا اب آٹھوین بار بسعی بلیغ بسرپرستی معلے القاب عالیجناب فیض المجد والمحاسن منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو مالک مطبع منشی نول کشور صاحب واقع بلدہ کانپور صین عن الفتور مین باہتمام منصرم کامل منشی بھگوندیال صاحب عاقل الجنٹ بماہ مارچ ۱۹۰۹ء بصد حسن و خوبی زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوا۔

AsliAhleSunnet.com

کیفیت تولد جنین

طوق منضم شود و در حالت ولادت فراخ میگردد و فضا طمثی در حالت آبستن غذا جنین می شود و در
حالت رضاع مستحیل بشیر میگردد و در رحم راشوقی بجذب منی ست ازین جهة در وقت مجامعت مائل شود بطرف
فرج و منفعت رحم آنست که منی درو قرار گیرد تا جنین ازو متولد گردد والله اعلم بالصواب. **کیفیت**
تولد جنین بدانکه چون منی مرد و زن در رحم قرار گیرد و از جمیع سوء المزاجات خالی باشد در رحم
صحیح و نقی بود از واردات خارجی و اسباب دیگر هیچ مانع نبود از قوت عاقده که در منی مرد موجود ست
و از قوت منعقده که در منی زن حاصل ست دران امتزاجی پیدا شود و چهار نقط مانند حباب پیدا گردد و
یکے در محل دل و دیگر در محل دماغ و یکے در محل جگر و یکے بر ہمہ محتوی گردد تا حافظ حرارت غریزی و دوافع
اعضا بود و نوبات عروق بدو متصل گردد تا ازان مجری غذا بجگر طفل رساند و این را حالت اولی خوانند
و بهفته تمام شود و درین ایام قوت متصرفه تصرف نماید و در ماده بے امداد رحم و در غیر این بواسطه بدد
حرارت رحم باشد و بعد ازان ظهور نقطه ہای سرخ ظاہر شوند و منافذ عروق پدید آید و بنافذ فرزند
خون حیض روانه شود و این را حالت ثانیه گویند و بچهار روز تمام گردد و بعد ازان علقه گردد و این را
حالت ثالثه خوانند و این بشش روز میشود و بعد ازان مضغه شود و بعضی اعضا از ہم متمیز گردد و قدرے
صالح از دم حیوانی و طمثی بدو مترشح گردد و مستعد آن میشود که از واهب الصور تعالی و تقدس
روح حیوانی بدو مفید گردد و اینحالت را رابعه گویند و بدوازده روز تمام شود و بعد ازان مزاج
ذکوری و اناثی ظاہر گردد و اعضای اصلی تمام شود و این را حالت خامسه گویند و به ۹ روز تمام میشود
و بعد ازان اعضای تمام خلقت گردد و عروق مفاصل و مجاری بظهور پیوندد و این حالات مذکوره در
مذکران بمدت اقل از اناث پیدا شود چنانچه خلقت پسر بسی روز تا چهل روز تمام شود و ازان دختر از چهل
تا پنجاه و بعد ازان نشو و نما یابد تا مدت ہشت ماه که اقل مدت حمل ست و جنین در ضعف ایام تمامی خلقت
حرکت نماید و در ضعف ایام حرکت خروج کند مثلاً اگر بسی و پنج روز تمام شود بهفتاد روز متحرک
گردد و بدو لیست و ده روز که هفت ماه باشد بیرون آید غالب آن بود که بماند و اگر بچهل روز تمام شود بهشتاد
روز حرکت کند و بدو لیست و چهل روز که مدت ہشت ماه باشد بیرون آید و غالب آن بود که نماند زیرا که
جنین در ماه ہشتم باضطراب آید و حرکت کند اگر صحیح المزاج و قوی الحال بود خرق غشیه کند و باذن باری عز اسمه
بیرون آید و بماند اگر ضعیف بود و قوت خرق غشیه و خروج نداشته باشد ازان حرکت متالم گردد اگر مهلت یابد تا ماه
نهم خستگی ازو زائل گردد و قوت گیرد و در ماه نهم بوجود آید و بماند و اگر بغایت ضعیف بود در شکم بمیرد یا آنکه در ماه ہشتم
بیرون آید و ازین حرکت خستگی او نماند شود و بهوائے خارج نسبت با او غریب بود پس ہلاک گردد و اگر بچهل و پنج روز

AsliAhleSunnet.com

تمام شود در ماه نهم بوجود آید یا فنا نماند و اگر چنین باشد و هیئت نشستن جنین در رحم که در صفحهٔ بستم مرقوم است آنست
که بر کعب نشسته و هر دو کف دست بر سر زانو نهاده و هر دو چشم فرو گرفته و بر پشت دست نهاده و روی بطرف پشت مادر
کرده و بعضی بر آنند که روی مادر بطرف شکم مادر است و در این وضع ملاحظهٔ حمایت قلب است و این هیئت اوثق است
جهت انقلابات و اقرب بشکل طبیعت جهت خروج و اگر متعدد بود یکی بر خلاف یکی واقع باشد و ابو علی سینا در شفا
آورده که پنج فرزند در حملی آورده اند و همچنین منقولست که بست فرزند بر پنج حمل آورده اند و مانده است و
نقل کنند که زنی را سقوط طاری گشت و هیچو کیسه افتاده از و هفتاد صورت کوچک در آن بود و همچنین منقولست
که اگر زنی پسری و دختری بیاورد غالب آن باشد که خود فرزندان نماند و اگر دو پسر یا دو دختر بیاورد
غالب آن بماند و از حیوانات غیر انسان در حالت آبستنی تحمل مجامعت دارند و گفته اند که شاید که زن
آبستن گردد چنانکه منقولست که زنی دوازده فرزند حمل بر حمل آورد و از آن آسیب نمیشود و اگر بشود یکطرف گردد
و گویند که اگر زنی که در حالت آبستنی نمک بسیار خورد فرزند را ناخن نباشد بنابر حدت و تیزی نمک و خون
حیض در حالت آبستنی منقسم بدو قسم میگردد یکی آنکه طبیعت قادر بود بر اصلاح آن و این نوع منقسم بسه
امر گردد اول آنکه غذای جنین بود و دوم آنکه منعقد گردد با لحم و شحم تا پر کند میان اعضا را خالیه و سوم آنکه صعود
کند بثدی پستان جهت آنکه تا متحیل شود باشیر و موجود با جهت غذا و قسم دوم آنکه طبیعت تصرف در آن نمیتواند کرد و اصلاح
امکان نیست بماند و عند الوضع دفع گردد و آنرا نفاس مینخوانند و از آن پسر تا سی روز و از آن دختر تا چهل روز
زیاده نمیباشد و خون حیض در بلاد حاره زودتر پیدا میشود و در بلاد بارده دیرتر و بیش الطبا آنست که در سن
ده و پانزده سالگی پیدا میگردد اما نزد فقها آنست که در نه سالگی امکان پیدا شدن است و بعضی از اطبا بر آنند
که از چهل و هشت سالگی تا شصت می باشد و بعضی گویند در سی پنج تا شصت سال بسته میشود و اقل زمان مدت
حمل ششماه است بمقتضی کلام مجید وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا الآیة و چون زمان رضاع که دو سال است
بمقتضای نص وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ الآیة ششماه زمان حمل میباشد و بیش
بو علی سینا اکثر زمان حمل چهار سال است و اقل ششماه چنانچه گویند بمن رسانید کسی که اعتماد تمام بر قول او بود که
فرزندی در آمد بعد از چهار سال و دندان او رسته بود و گویند امام شافعی بر همین منوال بوده و همچنین منقولست زنی
بعد از شش روز در حالت رقص چیزی از وی جدا شد و در محل دماغ و دل و جگر نقطهٔ چند بوده و گویند از رجال
تا هفتاد و هفت سال فرزند میشود و اندکی برین زیاده و بیش بعضی آنست که منی در زن نمی باشد و رطوبتی که
هست از آن فرجست و این سخن معتبر نیست حدیث نبوی علیه من الصلوات اجلها و من التحیات اشملها بروایت انس
بن مالک که در صحیح مسلم آورده عن انس ان ام سلمة رض انها سئلت نبی الله صلعم عن المرأة تری فی منامها ما یری

AsliAhleSunnet.com

الرجل فقال اذا رأیت ذلک فاغتسله چنانکه مردان خواب بینند و انزال میشود زنان را نیز همین حالت طاری میشود پس همچنانکه مرد را غسل واجبست زنان را نیز باید کرد و غسل جهة خروج منی ست همچنین منقولست از ثوبان که گفت یکی از دانشمندان یهود بحضرت با نصرت خواجه عالم خلاصه موجودی بنی آدم آمد و بامتحان زبان سوال کشود و گفت سبب چیست که فرزند تاره نرست تاره ماده هست خواجه رسالت هادی سبل الذی نزل فی شانه وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی فرمود ماء الرجل ابیض وماء المرأة اصفر فاذا اجتمعا فغلب منی الرجل علی منی المرأة یکون ذکرا وبعکسه یکون بالعکس باذن الله تعالی فقال حبر من الاحبار لقد صدقت وانک لنبی یعنی در جواب آنکس فرمود که آب مرد سفیدست و آب زن زرد و هرگاه که جمع گردند غالب گردد منی مرد بر زن فرزند نر بود و بعکس عکس چون این بیان فرمود آن شخص گفت راست گفتی و بدرستیکه تو نبی بحقی و اطبا گویند منی مرد سفیدست غلیظ بمنزله انفحه و منی زن زردست و تنک و بمنزله شیرست یعنی در تاثیر انفحه در وی و در لون **تنبیه** سه غشا گرد جنین در آمده غشاء اول را مشیمیه گویند و کیفیت پیدا شدن او چنانست که چون منی وارد میشود بداخل رحم در رحم منضم میگردد بسوی او از جمیع جوانب و منی بنهایت از حیث منعقد میگردد ظاهر او بمجاورت سطح رحم پس حجاب غشائی گرد او در می آید که آنرا مشیمیه خوانند و بواسطه لزوجت متعلق میگردد بمواضع خشنه از داخل رحم و آنرا نقر رحم گویند و بعد از ان فوهات شرائین ست و بعضی فوهات اورده نفوذ میکنند از این فوهات دم در رحم منفتح میگردد اورده و شرائین را که متصل اند باطراف ایشان بدین فوهات و منتهای عروق بعد از ان اورده باهم ملتحق میگردد و وریدی میشود و در میرود در کبد جنین از سره جهة غذا دادن و شرائین باهمی میگردد و شریانی میشود و در میرود در قلب جنین از سره جهة افاده روح و تعدیل او بنسیم گویند اول چیزیکه حاصل میگردد از اعضا و ارواح روح حیوانیست بنابر آنکه حدوث او سهل ست و تکون او چنان بود که چون منی در رحم گرم شود منفجر گردد ازو ابخره لطیفه و مختلط میشود از ابخره ناشی از ارواح ام که نفوذ میکند بجانب او از شرائین و حاصل میگردد از مجموعه روح حیوانی میگردد و جنین بواسطه وی حی حدوث این روح در وسط منیست بنابر آنکه اگر میل بجانبی باشد ترجیح غیر مرجح لازم آید و بدین اشارت رفته و این تجویف چون تمام گشت بطن الایسر قلبست و بعد از ان جنین حی میگردد و محتاج میشود بغذا پس فایض میشود بدو قوتی که جذب میکند غذا برحم و رحم مخلوق میگردد تا نفوذ کند این دم غاذی و بنابرین عضویکه اول تمام میشود تکون او گویند سره است و تجویف قلب اول عضویست که حادث میگردد از منی اما صلابت جرم قلب مانع سرعت تکون اوست بنابرین هست که تمامی تکون سره پیش از تمامی تکون قلبست و حدوث تجویف قلب پیش از حدوث سره است و امام فخر الدین رازی بدین قائل است چنانکه بیان کرده شد این خون بواسطه حدوث و پیوست صلاحیت غذا جنین ندارد مادام که مزاج او معتدل نگردد پس بنابرین جگر آفریده شد و وقت پیش است که تمامی تکون قلب چون عضوی برین قابل اند از انجهت که او عضوی رطبست و ماده نوکه رطوبت بوجود بخلاف قلب که در ان رطوبت نیست و بعد از ان جگر حیوة حاصل گشت

AsliAhleSunnet.com

و غذا می باید ضرورت ست که او را حس حاصل شود و تحریک بارادت و حصول این دو امر بدماغ میشود بنابر آنکه
روح حیوانی بغایت گرم افتاده و قبول حس و حرکت زمانی حاصل گردد که عضو بارد باشد پس دماغ مخلوق گشت که
مبدء تکون او سابق ست و قلب بنابر قابلیت طوبت باشد اما تمام خلقت و بعد از تمامی خلقت قلب ست و جنین در ماه
دوم غشای حاصل میشود که آن را الغاشی گویند و این غشا حاصل میشود میان سره و بول تا متاذی نگردد بواسطه ملاقات بنابر آنکه
بول چون از ممر سره بیرون می آید از آنجهة که مجری احلیل بغایت باریک افتاده و زمان استعمال مبدء او و ولادت ست
و در ماه سوم متخلق میگردد و غشای دیگر که او را السلا ما خوانند که محافظت بشره جنین میکند از ملاقات بخارات که قائم مقام
عرق ست و بزرگان مادهٔ این دو غشا فضلاتی که حاصل میگردد از غذائیکه حاصل میشود و بدو از جنین و دلیل بر آنکه جنین در
ماه اول و دوم و سوم غذا اندکی بوسیلهٔ او میکشد و دلیل بر این طاری شدن اعراض بر آبستن در ماندن شهوت اشیا چون گل و
انگشت و غیره و تنفر از لحم و حصول ثقل بدن که موجب غشا ثلثه حافظ جنین اند از آفات مصادمات و احتیاج بغشای دیگر نیست
جهة فضله براز از آنجهة که آنچه ماکول ست بغایت رقیق و صاف ست حق سبحانه و تعالی بکمال قدرت باهره گماشته بر منی
قوت مصوره که تا حفظ کند و تشکیل هر جزء بحسب اقتضا نوع منفصل عنه و آنچه میگویند که مشابهت بواسطه آنست که در جامعت
تخیل صورتی کند یا آنکه در وهم هر یک از ایشان صورتی متصور گردد و از اینجا گویند زنی را در آن حالت تخیل طاری گرده و فرزندی
که حاصل شد سرا و مشابه سر ایشان بود و باقی او شبیه بمار و گویند آن فرزند تلف گردد بنابر آنکه گفت من از مار میترسم
و قول جزم در مشابهٔ فرزند بهاء الدین آنست که ماده صورتی قبول کند که آن صورت پدری یا مادری یا صورتی خارج و بسبب
نوع آخر بیان از امور سماوی و ارضی که عدد آن جز خالق لم یزلی ندانداگر گویند که سبب اختلاف صورت معلوم ست
اختلاف سیرت چیست چنانچه اکثر حکما و علما اولاد ایشان بر نهج صواب می آید و بعکس جواب آنست که غایت همت
جهال و نهایت لذت ایشان جماعت و نفس ایشان گویا که فائض میگردد و بداخل منی ایشان فرا میگیرد و بیایی از قوی ارواح
و بنا برین در عقل و فکر سائر قوی اقوی الحال و حسن الافعال منی باشد اما حکما و علما چون که همت ایشان اکتساب کمالات و
حصول مثوبات و وصول درجات لاجرم تبری از لذات ادنی نموده و بواسطه الضرورات تبعیة الخطوات گاه گاهی بقا نسل حین
امر باصل اقدام مینمایند و چون طلب التمام ایشان فعل بسیار بود طبیعت را اعتنای شافی و توجهی کافی بجانب مولود نباشد پس
لاجرم ناقص عقل و سفیه و کم خرد افتاده باشد و حق درین سخن ارادت فاعل مختار ست و اظهار قدرت شامله که مندرج ست در حکمت
حکیم بالغه و موضح الحی من المیت و یخرج المیت من الحی یفعل الله ما یشاء بقدرته و یحکم ما یرید بمشیته

اشتهار

کتاب هذا در شهر لاهور بازار کشمیری بر دکان تاجران با تمکین
میان چراغ الدین سراج الدین تاجران کتب موجود ست بارسال قیمت طلب فرمایند

AsliAhleSunnet.com

اخلاق سروری از مفتی غلام سرور لاہوری۔

گلشن سروری منظوم از مفتی غلام سرور لاہوری

تہذیب احسانی ترتیب اخلاق از حکیم احسان علی

گلدستہ ادب اخلاق اور تدبیر معاش کا ذکر از منشی دیوی پرشاد۔

مجموعۂ توحید از شاہ عبد الصمد عرف ان مست خان شامل چار رسالہ (۱) الف بی جہن (۲) بجہن از مصنف (۳) مثنوی اللہ نام جپوری (۴) اپریم نامہ شاہ ولی۔

تحفۃ العاشقین رموز تصوف از شاہ عبد الصمد معروف بہ رن مست خان۔

رہبر راہ حق مؤلفہ حاجی زر دار خان جاگیر دار راج کرولی شامل سیزدہ رسالہ (۱) راہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ از حضرت شیخ فرید الدین عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی اللہ (۷) اللہ نام جپو رے (۸) بجہن شاہ عبد الصمد (۹) الف بے جہن (۱۰) تحفۃ العاشقین شاہ عبد الصمد (۱۱) مثنوی شیخ بہلول (۱۲) رسالہ رموز الحقیقۃ (۱۳) ترجیع بند عارف

آفتاب ہدایت اخلاق آموزی کا طریقہ نہایت مرغوب طبع ہے از علامہ جناب مولوی عبد الواحد صاحب تخلص فاروقی۔

گلدستۂ جنان اردو شرح بسیط گلستان سیدی از سید رزاق بخش

شجرۂ معرفت اردو لُبّ لباب معرفت دفتر مثنوی مولانا روم از مولوی غلام حیدر گوپاموی

مخزن الانوار اردو ترجمہ گنج اسرار از مولوی محمد یوسف صاحب۔

مثنوی سر حق رموز تصنیف از سید شاہ عطا حسین۔

پندنامہ حبیبی نصائح و اندرز از محمد حب علیخان

کتب اخلاق و تصوف فارسی

گلستان محشی کلاں جلی قلم از شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کاغذ سفید گندہ

ایضاً حسب اتب بالا کاغذ حنائی رنگین

ایضاً محشی قلم متوسط با فرہنگ و ٹائٹل رنگین

ایضاً کاغذ فاختائی

گلستان محشی خرد

حدیقۂ حکیم سنائی

گلستان مترجم با ترجمہ اردو لفظ بہ لفظ

شرح گلستان از ملا محمد اکرم ملتانی

شرح گلستان مسمی بہ ریاض رضوان از مولوی ریاض علی

شرح گلستان مسمی بہ خیابان از سراج الدین علیخان آرزو

AsliAhleSunnet.com

تضمین گلستان سعدی از ہرگوپال تفتہ
گلستان حکیم قاآنی بجواب گلستان سعدی
از ملا عبد الرحمن جامی
خارستان ہم پہلوی گلستان از ملا مجد الدین خوافی
بوستان محشی جلی قلم خوشخط از حضرت مصلح الدین
سعدی شیرازی۔
بہارستان جامی ہم بہار گلستان سعدی از عبد الرحمن جامی
ایضاً جلی قلم کاغذ ولایتی گلابی
ایضاً جلی قلم حسب مراتب لاکا کاغذ حنائی
ایضاً متوسط قلم کاغذ سفید۔
ایضا متوسط دو مصرعہ
ایضاً دو مصرعہ
ایضاً سہ مصرعہ
بوستان مترجم اردو نظم ہموزن شعر بشعر
از گوبند پرشاد فضا
بوستان خرد سہ مصرعہ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور
مصباح التہذیب نصائح عارفانہ از شیخ
کمال الدین
مصباح الہدایت ترجمہ عوارف لصول و
مباتی اہل تصوف از شاہ محمود الکاشانی
صد پند سود مند لقمان حکیم شامل چار رسالہ
(۱) سعادت نامہ (۲) رسالہ خواجہ عبید اللہ احراری
(۳) تحفۃ الملوک (۴) منہاج العارفین

نفحات الانس مع سلسلۃ الذہب از
مولانا عبد الرحمن جامی۔
فوائد الفوائد از حضرت اولیا محمد نظام الدین
صاحب دہلوی۔
شرح بوستان از ٹیکچند بہار
رسالہ انفاس نفیسہ تصنیف حضرت
خواجہ عبید اللہ احرار
فوائد سعدیہ از محمد ارتضی علی
لوائح جامی رموز تصوف از ملا عبد الرحمن
جامی۔
رسالہ ستہ ضروریہ۔
سرور العباد شرح قصیدہ بانت سعاد از
مولوی عبد الحافظ
پندنامہ عطار از شیخ فرید الدین عطار
کیمیائے سعادت محافظ آداب اخلاق و
تہذیب از امام محمد غزالی۔
رسالہ تحفۃ المومنین اسلے سلسلۃ الصالحین
از مولوی محمد معین الدین
اخلاق جلالی محشے از ملا جلال الدین دوانی
اخلاق ناصری از نصیر الدین کاغذ چکنا
معدن الجواہر مکارم اخلاق از ملا طرزی
مثنوی سلسبیل بروش موعظت حکیمانہ از حکیم
منور حسین امروہوی

AsliAhleSunnet.com